بھی کیا جا سکتا ہے۔ نماز، قراۃ، دخول مسجد، قرآن کو چھونا وغیرہ وغیرہ۔ دس سال مثال کے طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ مدت کی ضرورت ہو تو بھی یہی حکم ہے۔

ویدل ان الصعید طھور یجوز لمن تطھر بہ ان یفعل ما یفعلہ المتطھر بالماء من صلوٰۃ وقراءۃ و دخول مسجد ومس مصحف وجماع وغیر ذلک وان الاکتفاء بالتیمم لیس لیقید بوقت محدود بل یجوز ان تطاول العھد بالماء الخ (نیل الاوطار ص۲۲۶)

مستحاضہ نماز کے لیے تازہ وضو کرے۔ خصوصی ایام کے دنوں کا اندازہ کر کے بعد میں ایک دفعہ ضرور نہالے، پھر ہر نماز کے لیے تازہ وضو کر لیا کرے۔ دوسرے معذوروں کا بھی یہی حکم ہے کہ غسل کی حاجت ہو تو ایک بار غسل کر کے پھر تازہ وضو سے کام لے۔

قالت فاطمۃ بنت ابی حبیش لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا رسول انی لا اطھر افادع الصلوۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما ذلک عرق ولیس بحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فاترکی الصلوۃ فاذا ذھب قدرھا فاغسلی عنک الدم۔ (بخاری باب الاستحاضۃ ص۴۵)

یعنی فاطمہ بنت ابی حبیش نے حضورؐ سے کہا، میں تو ناپاک رہتی ہوں (یعنی استحاضہ کی مریض ہوں) تو کیا نماز چھوڑ دیا کروں، آپؐ نے فرمایا یہ تو ایک بیماری ہے، حیض نہیں ہے، جب حیض آجائے نماز چھوڑ دیا کرو، جب وہ دن ختم ہو جائیں تو (نہا کر) خون دھوڈالیے اور نماز پڑھیے۔

نماز کی طرح قرآن کے چھونے کا بھی یہی حکم ہے۔

مرد اور عورت کی نماز میں فرق۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیثوں سے اس امتیاز کے لیے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ جو عموماً دیکھنے میں آتا ہے، مثلاً سمٹ کر سجدہ کرنا، سمٹ کر تشہد میں بیٹھنا اور تکبیر تحریمہ میں کان یا کندھے کے بجائے صرف چھاتی تک ہاتھ اٹھانا۔

احادیث میں تکبیر تحریمہ کے لیے دوش، کان اور کان کی لَو تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر آیا ہے۔

اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکون لحذو منکبیہ (بخاری ومسلم)

سجدہ کی حالت میں بھی سمٹنے کے بجائے حضورؐ متعلقہ اعضاء کو کشادہ کر کے پڑھتے تھے، بازو پہلوؤں سے دور اور پیٹ رانوں سے الگ رکھتے تھے۔

اذا سجد فرج بین فخذیہ غیر حامل بطنہ علی شیء من فخذیہ (ابوداؤد)

ونحی یدیہ عن جنبیہ (ترمذی)